جہانِ تازہ

ف۔ر۔ی

خدارا......انتظار مت کیجیے!

اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے اور اس ملک وقوم کو اپنی حفاظت میں رکھے۔آمین۔

ابھی تو اس وجہ سے حزن و ملال کی کیفیت میں تھے کہ ہمارے ایک ''پکے ویر'' نے ہماری 16 سالہ خدمات اور اصولوں پر مبنی وفاداری کا صلہ یہ دیا کہ الیکشن میں مزید کچھ دینے کی بجائے سابقہ حصہ پر بھی ہاتھ صاف کر لیے۔حالانکہ ہم نے اس وقت اس سے حق تعلق ادا کرتے ہوئے اس کے حق میں آواز بلند کی تھی جب اُس کی اپنی پارٹی بلوں میں گھس گئی تھی یا ملک کے وسیع تر مفاد میں اُس کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا تھا(جی ہاں۔ریکارڈ اس بات پہ شاہد ہے کہ جب 12 اکتوبر کو نواز شریف حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا تو ہفتہ بھر کسی مسلم لیگی نے وقت کے حکمرانوں سے یہ سوال تک کرنے کی جرات نہ کی کہ کم از کم یہ تو بتا دیا جائے کہ میاں نواز شریف کہاں اور کس حالت میں ہیں۔یہ جرات بھی مسلم لیگ کی حلیف جماعت مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر محترم جناب پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ نے کی کہ وقت کے غاصبوں اور ڈکٹیٹروں کے خلاف اور میاں صاحب کے حق میں آواز بلند کی کہ ظلم کے خلاف آواز اٹھانا اور مظلوم کی حمایت کرنا اہل حدیث کا طرہ امتیاز رہا ہے۔یہ وہ دور تھا کہ جب میاں نواز شرف کے پنج پیاروں کے نام سے شہرت حاصل کرنے والے بعض لوگوں نے بھی حکمرانوں کے ہاتھ پر بیعت کر کے ۸ سال نواز شریف کی مخالفت میں کمر باندھے رکھی اور روزارتوں وغیرہ سے لطف اندوز ہوتے رہے۔اب وہ دو دو حلقوں میں مسلم لیگ ''ن'' کے ٹکٹ سے نوازے گئے۔مگر 16 سال وفاداری نبھانے والے پرانی تنخواہ سے بھی محروم کر دیئے گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔باقی سب کچھ تاریخ کا حصہ ہے۔)

ابھی یہ غم وغصہ ٹھنڈا نہیں ہوا تھا کہ یہ خبر ملی کہ موصوف کے نمائندے ہماری مجلس شوریٰ کے اجلاس کی نگرانی کے لیے تشریف لا رہے ہیں (جی!حقیقت یہی ہے اس کو نام جو مرضی دے دیا جائے) پھر جس طرح

ہم نے دوبارہ اپنی اصول پسندی کے ہاتھوں مجبور ہو کر مسلم لیگ ''ن'' کی حمایت اور اس کے امیدواروں کو سپورٹ کرنے کا اعلان کیا' اسی کی سنگینی کو عرض کرنے کی شاید میں ہمت نہیں کر پا رہا کہ ؎

سچ کہتا ہوں تو مزہ الفت کا جاتا ہے
چپ رہتا ہوں تو کلیجہ منہ کو آتا ہے

ابھی ہم اپنی اس بے عزتی اور توہین پر خون کے آنسو رو رہے تھے کہ ایک عظیم سانحہ نے پوری قوم کو نڈھال کر دیا جو ۲۷ دسمبر ۲۰۰۷ء کو لیاقت باغ راولپنڈی میں پیش آیا جس میں دیگر لوگوں کے ساتھ ساتھ اپنی تمام تر کوتاہیوں' کمزوریوں اور لوٹ مار کے باوجود وفاق پاکستان کی علامت اور چاروں صوبوں میں مقبول لیڈر بے نظیر لقمہ اجل بن گئیں۔ بے نظیر کو یوں قتل کر دیا جانا جہاں وقتی طور پر جانی' مالی عظیم نقصان کا سبب بنا کہ احتجاج کی آڑ میں سرکاری و غیر سرکاری سرمایہ لوٹ لیا گیا۔ سرکاری و نجی املاک نذر آتش کر دی گئیں۔ قوم کی بہو بیٹیوں کی نا صرف بے حرمتی کی گئی بلکہ ان کی عزتیں بھی پامال کر دی گئیں اور خصوصاً صوبہ سندھ کا ہر قسم کا رابطہ ملک کے باقی حصے سے منقطع کر دیا گیا۔ سوگ کے وہ تین دن ملک بھر میں عموماً اور کراچی' حیدر آباد سمیت اندرون سندھ خصوصاً جو شیطانی کھیل کھیلا گیا' الامان والحفیظ۔

اب جناب صدر نے یہ اعلان فرمایا ہے کہ انہوں نے حکومت کو ایک کمیشن قائم کرنے کا حکم دیا ہے جو لوٹ مار کا مال واپس لے گا اور ایسے ''شرپسندوں'' کی نشاندہی کرے گا' جن پر مقدمات قائم کیے جائیں اور انہیں کڑی سزائیں دی جائیں۔ حالانکہ احتجاج کی آڑ میں سوگوار جماعت نے یہ نقصان کم اور ''عوامی قوت'' کی حامل بعض ''پسندیدہ'' پارٹیوں اور گروہوں نے زیادہ کیا ہے۔ پھر اس موقعہ پر ملک دشمن قوتوں نے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ مجوزہ کمیشن کو اندرون سندھ ہندوؤں اور شہری حلقوں میں لسانی گروہوں کی سرگرمیوں اور ماضی کے کردار کو بھی سامنے رکھنا چاہیے۔ نیز ان فسادات کی تحقیق کی آڑ میں سیاسی مخالفین کے خلاف انتقامی کارروائی نہیں کرنی چاہیے۔

یقیناً اس لوٹ مار میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جنہوں نے عرصہ سے کراچی' حیدر آباد کو یرغمال بنا رکھا ہے اور وقتاً فوقتاً بہانے سے اور بغیر کسی بہانے کے بھی اپنی ''عوامی قوت'' کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں۔ بے نظیر کی پیپلز پارٹی ملک کی باقی سیاسی جماعتوں سے اس لحاظ سے ممتاز تھی کہ باوجود اس بات کے کہ وہ اپنے آپ کو جمہوری پارٹی شو کرتی ہے اور جمہوریت کی علمبردار بھی کہلاتی ہے لیکن پارٹی کی حد تک جمہوریت شجر ممنوعہ

سمجھی جاتی ہے اور سکے بند ایک موروثی پارٹی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ پارٹی نے بے نظیر کو ایک قرارداد کے ذریعے تاحیات چیئر پرسن بنا رکھا تھا (بالکل ایسے ہی جیسے وطن عزیز میں آرڈیننس کے ذریعے آئین و دستور اور قوانین وضابطے تبدیل ہوتے ہیں اور ایک ہی آرڈر سے کسی کی تنزلی ہوتی ہے اور کسی کی تقرری یا قبضے کو جائز قرار دیا جاتا ہے۔) دوسری سیاسی جماعتوں کی طرح الیکشن کا ڈھونگ پیپلز پارٹی میں نہیں رچایا جاتا تھا کیونکہ قومی سیاست کی طرح ملک کی تقریباً تمام سیاسی پارٹیوں کی سیاست اور نظم بھی ملکی سیاست کی طرز کا ہے۔ بالکل پرویز مشرف کی طرح اپنے آپ کو جماعت' پارٹی' گروہ کے لیے ناگزیر قرار دے کر ایک ٹرم کے وعدہ پر اپنا تسلط قائم رکھنا' اگلی ٹرم کے لیے پھر وہی ناگزیر......... بلا مبالغہ ''ق' 'لیگ کی طرح پارلیمنٹ کی موجودگی (جس کے لیے غیر مہذب یا منافقت کا طعنہ بھی تمغہ و اعزاز ہو) مرضی کی ووٹر لسٹیں' حلقہ بندیاں' الیکشن کمشنر اس سب کے باوجود پارٹی کے سربراہ کے لیے کسی ''شوکت عزیز'' کا اہتمام۔ جبکہ PPP نے یہ پتا ہی صاف کر دیا تھا جس کی وجہ سے اول و آخر پارٹی کی چیئر پرسن ہی سمجھی جاتی تھیں۔ جہاں نہ کوئی شوریٰ تھی' نہ عاملہ اور کابینہ۔

لیکن ایک ہی شخصیت ملک کے تمام حصوں میں اپنی پارٹی کو متحرک کیے ہوئے تھی اور چاروں صوبوں میں اتحاد کی علامت تھی۔ قتل کے محرکات کیا تھے' یہ تو کیس کی تحقیق و تفتیش سے ہی معلوم ہوسکتا ہے۔ البتہ ملکی سالمیت اور وفاق کے استحکام کو جو خطرات اب لاحق ہوئے ہیں' شاید اس سے پہلے ان کا احساس و ادراک اس سے پہلے نہ تھا جواب ہوا ہے کہ سرِ عام ملکی سالمیت کے خلاف آواز بلند ہونے لگی ہے۔ وطن عزیز کے دشمن ممالک اپنی فوجوں کو تیار رہنے اور اب کھلم کھلا ہمارے حکمرانوں کو تعاون کی پیشکش کرنے لگے ہیں اور دوست نما دشمن بھی ہمارے قیمتی اثاثوں پر قبضہ جمانے کی اعلانیہ باتیں کرنے لگے ہیں۔ شاید وہ اپنے مذموم مقاصد کے لیے ملک میں بدامنی پھیلانا چاہتے ہیں یا ہمارے حکمران بذات خود اپنے اقتدار کو طول دینے کے لیے ایسے حالات پیدا کر رہے ہیں۔

عزیز قارئین! وجہ کوئی بھی ہو' یہ بات بڑی واضح نظر آتی ہے کہ وطن عزیز کے وجود پر سوالیہ نشان لگ چکا ہے۔ میری پوری قوم سے گزارش اور اپیل ہے کہ خدارا، انتظار نہ کیجیے کل کو رونے کی بجائے آیئے آج ہی اللہ تعالیٰ کے حضور روئیں' گڑگڑائیں' اپنے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لیں۔ علمائے کرام مساجد و مدرسہ مین قنوت نازلہ کا اہتمام فرمائیں۔ عوام بد عملی اور بے عملی کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے حضور بندگی کا اظہار کریں۔

دینی نظریہ ضرورت کے تحت قبول نہ کریں بلکہ مکمل طور پر اسے اپنی زندگی کے لیے ضابطہ حیات بنائیں۔ صرف اپنی ضرورت کے وقت قوم کو قنوت نازلہ کا درس دینے والے پیغمبر کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور طریقہ سمجھ کر اس عمل کو ابھی سے اپنالیں۔ کل تک غائبانہ نماز جنازوں کی دلیلیں مانگنے والے اب سیاسی ضرورتوں اور مصلحتوں کی وجہ سے غائبانہ جنازوں کا اہتمام کرتے نظر آتے ہیں اور شاید اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہو رہا ہے۔ **هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون** (القرآن) اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اُس کو تمام دینوں پر غالب کردے۔ اگرچہ مشرک ناپسند کریں۔ اللہ تعالیٰ وطن عزیز کی نظریاتی و جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت فرمائے اور قوم کو کسی بڑے صدمے سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

زیر تعمیر
جامع مسجد السلام اہل حدیث

یہ مسجد متعدد آبادیوں نگینہ آباد، لاثانی کالونی، گلشن فیض، ہیڈ نو بہار، نہر قاسم پور میں پہلی اہل حدیث مسجد ہے۔ مخیر حضرات تعاون فرمائیں۔ نیز عبدالرحمٰن اسلامک لائبریری (تحقیق و مطالعہ) تکمیل عمارت لائبریری کے بعد منتقل ہو جائے گی۔ اصحاب علم و فضل کتب و جرائد کے ذریعے علمی تعاون کریں۔ شکریہ

اکاؤنٹ نمبر 228، بینک آف پنجاب ممتاز آباد ملتان بنام محمد یاسین شاد۔ موبائل: 0301-7578681

منجانب: محمد یاسین شاد بن عبدالرحمٰنؒ (فاضل جامعہ محمدیہ اوکاڑہ و فاضل وفاق المدارس السلفیہ) منتظم مسجد السلام اہل حدیث ملتان

مین گلی گیلانی کینال ویو گلشن فیض بالمقابل گورنمنٹ پولٹری فارم (ممتاز آباد) ملتان